



سوال

ایک شخص نے یوٹیوب پر روزانہ ویلاگ کر کے جس میں وہ اپنا بیڈروم اور ڈبلی روٹین شئیر کر کے پیسے کماتا تھا اور اس پیسے سے اس نے اپنا کاروبار سیٹ کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دی اور اس نے توبہ کر کے یوٹیوب کا کام چھوڑ دیا۔ اب وہ جاننا چاہتا ہے کہ کیا جو کاروبار اس نے سیٹ کیا ہے یا جہاں وہ پیسہ لگایا ہے کیا وہ حرام میں شمار ہوگا اور وہ کیا کرے اس معاملے میں رہنمائی فرمادیں۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

اسلام نے مال کمانے کے اصول و ضوابط متعین کیے ہیں جو کمائی ان اصول و ضوابط کی پابندی کرتے ہوئے کی جائے گی وہ حلال اور جائز ہوگی اور کمائی کا ہر وہ طریقہ جو اسلام کے بیان کردہ اصول و ضوابط کے خلاف ہوگا حرام اور ناجائز ہوگا۔

اگر آپ نے بے حیائی، بے پردگی اور موسیقی وغیرہ پر مشتمل ویلاگ کر کے یا اسلامی تعلیمات کے خلاف ویڈیوز بنا کر یوٹیوب سے کمائی کی ہے تو یہ کمائی حرام ہے۔

آپ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور کرم ہے کہ اس نے آپ کو سچی توبہ کرنے کی توفیق دی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَمْ يذَنْبْ لَه (سنن ابن ماجہ، الزہد: 4250) (صحیح)۔

گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہو جاتا ہے جیسا اس کا کوئی گناہ تھا ہی نہیں۔

حرام کام سے توبہ کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ حرام کمائی سے بھی چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ اس کمائی کو انتہائی مجبور مساکین و فقراء، جن کا کوئی بھی سہارا نہیں ہے، پر خرچ کر دیا جائے، اگر کوئی مقرض شخص اپنا قرض ادا نہیں کر سکتا اس کی معاونت بھی اس مال سے کی جاسکتی ہے، سڑکیں، ہسپتال وغیرہ بھی بنائے جاسکتے ہیں، بے بس اور لاچار یتیموں اور بیواؤں پر بھی ایسا مال خرچ کیا جاسکتا ہے۔

لیکن یاد رہے! کہ جب آپ یہ مال فقیروں، مسکینوں وغیرہ پر خرچ کریں گے تو صدقے کی نیت نہیں کریں گے؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ حرام مال قبول نہیں کرتا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّنَا النَّاسُ، إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا (صحیح مسلم، الزکاة: 1015)۔

اے لوگو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور پاکیزہ مال ہی قبول کرتا ہے۔

لہذا آپ مال خرچ کرتے وقت یہ نیت کریں گے کہ آپ گناہ سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اپنے مال کو سود سے پاک کرنا چاہتے ہیں۔



آپ اس حرام مال سے اپنی ضرورت کے بقدر رکھ سکتے ہیں، اگر کوئی چھوٹے موٹے کاروبار میں انویسٹ کر کے آپ کی ضرورت پوری ہو سکتی ہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہے۔
امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

طَرِيقُ التَّخْلِصِ مِنْهُ، وَتَمَامُ التَّوْبَةِ بِالصَّدَقَةِ بِهِ، فَإِنْ كَانَ مُحْتَاجًا إِلَيْهِ فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ قَدْرًا جَائِزًا، وَيَصَدَّقَ بِالنَّبَاتِي (زاد المعاد از ابن قیم، جلد 5، ص 691)

حرام مال سے چھٹکارا حاصل کرنے اور توبہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے خرچ کر دیا جائے، اگر اس شخص کو حرام مال کی ضرورت ہو تو اپنی ضرورت کے بقدر اس سے لے سکتا ہے، باقی خرچ کر دے گا۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

وَلَا يَحِلُّ بِذَلِكَ الْمَالِ لِلْبَيْعِ وَالنَّجَارَةِ وَتُجَرُّهُمَا؛ لَكِنْ يُضْرَفُ فِي مَصَاحِفِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ تَابَتْ بِذَلِكَ النَّبِيُّ وَهَذَا النَّجَّارُ وَكَانُوا فَتْرَاءَ جَائِزًا لِيُضْرَفَ إِلَيْهِمْ مِنْ بَدَايَا مَقْدَارًا جَائِزًا فَإِنْ كَانَ يَفْقَهُ رَيْبًا أَوْ يَفْعَلُ صَفِيحَةً كَالنَّجَّارِ وَالغَزَالِ أُعْطِيَ مَا يَكُونُ لِرَأْسِ مَالٍ (مجموع الفتاوى از ابن تیمیہ، جلد 29، ص 309)

یہ (حرام) مال بدکار عورت، شراب بنانے والے یا اس جیسے دوسرے لوگوں کے لیے حلال نہیں ہے، بلکہ اسے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے کاموں میں خرچ کر دیا جائے گا۔ البتہ اگر یہ بدکار عورت یا شراب بنانے والا توبہ کر لے اور محتاج بھی ہوں تو ان کی ضرورت کے مطابق اس مال میں سے انہیں دینا جائز ہے۔ اور اگر وہ تجارت کر سکتے ہوں یا کوئی ہنر جیسے کپڑا بننے یا سوت کا تنے وغیرہ کا کام کر سکتے ہوں تو انہیں اتنا مال دیا جائے جو ان کے لیے کاروبار کا سرمایہ بن سکے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (الطلاق : 2-3)

اور جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے گا۔ اور اسے رزق دے گا جہاں سے وہ گمان نہیں کرتا اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی